مولوی حزب اللہ جان حقانی
خادم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

دارالعلوم حقانیہ کی روداد تقریب ختم بخاری شریف

بروز جمعرات ۱۳۔اپریل ۲۰۱۷ء بمطابق ۱۴۳۸ھ

خالق کائنات رب مازال ولم یزل نے جب انسانوں کی یہ بستی بسائی تو جہاں ان کے لئے بیشمار نعمتوں کا انتخاب وسامان کیا تو وہاں ان کی ہدایت کا بھی بندوبست کیا،اس مقصد کے لئے نبوت کا سلسلہ چلایا اورعلوم نبوت کو ختم نبوت کے صدقے ہدایت کے مراکز یعنی مدارس میں جمع کیا،ان مدارس کی ایک کڑی ام المدارس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ہے، جو ہر سال تقریباً ڈیڑھ ہزار علماء کو امت کی دینی تربیت کے لئے مہیا کرتا رہتا ہے، امسال بھی ۱۳؍اپریل بروز جمعرات بمطابق ۱۶؍رجب ۱۴۳۸ھ کو دارالعلوم حقانیہ کا اکہتر واں سالانہ جلسہ دستار بندی منعقد ہوا، جس میں ملک کے عوام وخواص،علماء وزعماء صلحاء اور مشائخ وحکماء نے ایک کثیر تعداد میں شرکت کی۔اس بار تقریب دستار بندی دارالعلوم کی نئی زیرتعمیر عظیم الشان مسجد کے صحن میں پہلی مرتبہ منعقد ہوئی ،اس پرنور و پرشکوہ محفل ونادی کے انتظامات کی اعلیٰ ذمہ داری صاحبزادہ مولانا راشد الحق سمیع نے ترتیب دی تھی ،جبکہ دیگر انتظامات حضرت مولانا حافظ شوکت علی صاحب ،مولانا قاری شفیع اللہ صاحب ، مولانا فیض السلام، مولانا انعام الحق ،مولانا راحت اللہ اور مولانا سعید اللہ، ناظم عالمگیر خان ،حاجی مسعود، اور جعفرشاہ صاحبان نے سرانجام دیئے ،جبکہ اسٹیج سیکرٹری کی خدمات اور مجمع کا جوڑ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے دائیں باز وحضرت مولانا سید یوسف شاہ صاحب نے انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

اس بابرکت تقریب کا آغاز متعلم قاری ظہور الحسن صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، اور إذا ذُکرت ذکرت معی کے تحت مولانا عبدالحکیم سجاد نے بعد التلاوۃ نعت رسول مقبول ؐ پیش کی اس دوران قائد جمعیت ،نمونہ اسلاف، ماوی صلحاء، مرجع علماء، مرکز زعماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم ڈائس پر جلوہ افروز ہوئے تو پورے مجمع نے کھڑے ہو کر ترحیبی نعروں سے استقبال کیا۔پھر دارالعلوم کی خدمات پر سراج الحق سراج صاحب کا منظوم کلام ان کے شاگرد رشید جناب نورالامین صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں حضرت مولانا حامد الحق صاحب کے بیٹے محمد احمد اور مولانا سید یوسف شاہ صاحب کے بیٹے محمد احمد شاہ کو حضرت مہتمم صاحب نے رسم بسم اللہ کا آغاز سورہ الفاتحہ سے فرمایا۔ اس کے بعد حضرت نائب مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب کو کلمات تشکر کے لئے دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا:

کلمات تشکر شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب

نحمده ونصلي على رسوله الكريم أما بعد فأعوذباللّٰهالسميع العليم من الشيطن الرجيم بسم اللّٰهالرحمن الرحيم وأما بنعمة ربك فحدث، صدق اللّٰه مولانا العظيم وبلغنا رسوله النبي الكريم

میرے محترم علمائے کرام ،طلبائے عظام، وزرائے کرام اور علاقے کی دین دوست و مذہب پرست مسلمانو! آپ سب کو دارالعلوم آنے پرخوش آمدید کہا ،الحمدللہ آج دارالعلوم کا اےواں دستار بندی ہے، جبکہ ابتداء محلے کی ایک چھوٹی مسجد میں ہوئی تھی آج ایک عظیم الشان ادارے کی شکل میں آپ کے سامنے میں جو وطن عزیز کے نظریاتی قلعے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کے فنڈ سے نہیں چلتے بلکہ حکام یا اعلیٰ افسران جب ٹی وی چینل یا ٹیبل ٹاک پر بیٹھتے ہیں، تو مدرسہ ومسجد کی مخالفت ہی سے شروع کرتے ہیں، واللہ! اگر یہ مدارس نہ ہوتے تو وہ پاکستان سے اندلس بنالیتے، جہاں جامعہ قرطبہ اور الحمراء وغیرہ تھے، آج وہی مدارس کیا بلکہ نماز تک کی اجازت نہیں، شام ،عراق ،اردن اور الجزائر میں برائے نام مسلمانی ہے، وہ وطن عزیز سے بھی اسی طرح ایک لادینی ملک بنانا چاہتے ہیں،مگر یہ آپ دینداروں ،دین دوستوں اور دین پر جان نثار کرنے والوں کی برکت ہے کہ ہرسال وفاق المدارس میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے، اسی طرح ہزاروں فضلاء اور فاضلات بنتی ہیں جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں۔آخر میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ اے فاضلو! آپ کے مادرعلمی کو جب بھی ضرورت پڑی ہے تو آپ نے قربانی دی ہیں اور مدرسہ کی ضرورت کو سمجھا ہے، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ یہ روحانی سلسلہ ورشتہ اپنی مادرعلمی سے وابستہ رکھیں گے، اوراس کی تمام ضروریات میں اپنی خدمات تا قیامت پیش فرمائیں گے۔ ع پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب

پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کو دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ دارالعلوم کی بنیاد اور اساس اخلاص ہی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم کو پوری دنیا میں عین دیوبند کی سی حیثیت حاصل ہے،اس کے بانی ومبانی کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ ایران سے ایک وفد آیا میری آنکھوں دیکھا حال ہے، انہوں نے کچھ پیسے مدرسہ کے لئے پیش کئے اور کچھ رقم اس تخصیص سے آپ کو پکڑا دی کہ حضرت! یہ صرف آپ کے لئے ہیں،آپ اپنی ذاتی خرچ میں لگالیں،مگر آپ نے اسے بھی مدرسہ کے چندہ میں شامل

کیا۔آخر میں انہوں نے قائدمحترم مولانا سمیع الحق کو اشارہ کرتے ہوئے بار بار مجمع سے یہ نعرے لگوائے کہ کل بھی حق زندہ تھا آج بھی حق زندہ ہے۔

پھر لاہور کے جناب شہباز عالم فاروقی صاحب نے یہ نظم پیش کی:

جامعہ حقانیہ ہمارا ہے   دین کا گلشن پیارا ہے

بھینی بھینی خوشبو ہے   روشن روشن تارا ہے

اس کے بعد حضرت مہتمم صاحب نے تمام طلباء سے قرآن وسنت پر پابند رہنے کا حلف وفاداری لیا اور اس پر کاربند رہنے کی وصیت کی:

حلف نامہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد ہم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لامتناہی ان گنت احسانات کا صمیم قلب سے شکرگزار ہیں کہ اس نے ہمیں اربوں بندوں میں قرآن پاک اور احادیث نبویہ ؐکی اشاعت و ترویج کیلئے منتخب فرمایا: اور دارالعلوم حقانیہ کے جلیل القدر مشائخ کرام اور اجلہ اساتذہ، عظام سے علمی انوار پر برکات سے استفادہ کی نعمتوں سے نوازا، پاکستان کی مایہ ناز اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ جو اسلامی علوم ومعارف کا عظیم قلعہ ہے۔دعوت وارشاد اور عزیمت و جہاد کا تمام عالم اسلام میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے۔اس عظیم یونیورسٹی کے اساتذہ اور مدرسین سلف صالحین کے مثالی نمائندے ہیں،ان عبقری شخصیات کے علوم ومعارف کا خط وافر فراہم کیا ہے۔

ہم پورے وثوق واعتماد کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم دارالعلوم حقانیہ کے آغوش شفقت میں جن انعامات سے نوازے گئے ان کا حق تشکر ادا کرنے سے قاصر ہیں،ہم اپنے تمام اکابر اساتذہ اورشیوخ اور لاکھوں علماء کرام' اسلامی دانشوروں اور فرزندانِ توحید کے اس بے پناہ ہجوم میں اور اپنے اس عظیم مادر علمی کی پرشکوہ' منور فضاؤں میں رب العالمین جل جلالہ کے ساتھ پختہ عہد و میثاق کرتے ہیں کہ ہم اب اس عظیم امانت' وراثت نبویہؐ قرآن وحدیث کے علوم ومعارف کی ترویج واشاعت میں اپنی حیاتِ مستعار کے لیل ونہار صرف کرینگے۔

ہمیں موجودہ تاریک، المناک ناگفتہ بہ حالات کا پورا پورا احساس ہے کہ آج کفر وشرک کے علمبردار اور یہودیت کے شیاطین، استعماری قوتوں کے طواغیت نے اسلامی اقدار و روایات اور ان دینی جامعات و معاھد اور مدارس ومراکز کو اپنے جبر واستبداد سے نشانہ بنایا ہے اور ان دینی نشرگاہوں کے مھتممین و اراکین اساتذہ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں' اپنی جانوں کو سدذوالقرنین بنا کر ان یاجوجی یلغار کے مقابلوں میں ہم اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر ان شاء اللہ قائم رہیں گے اور اپنی زندگی کو کتاب وسنت کی اشاعت اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے وقف کریں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو تاقیامت قرآن وحدیث کا عظیم قلعہ بنادے اور ہمیں اپنے سالارِ شریعت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے نقش قدم پر دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستہ پر چلائے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ وخلفائے راشدین نے بطور صراط مستقیم ہمارے لئے متعین فرمایا ہے۔آمین یا الہ العالمین۔

جناب سردار محمد یوسف صاحب، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور

اس کے بعد وفاقی مذہبی امور جناب سردار یوسف صاحب کو موقع دیا گیا، انہوں نے فرمایا:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی رحمۃ للعالمین أما بعد !

معزز حاضرین! میرے عزیز طالب علم ساتھیوں اور دوستو! السلام علیکم! میرے لئے جامعہ حقانیہ میں آنا کوئی نئی بات نہیں ہے، میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، مولانا سمیع الحق صاحب کے حکم کے مطابق یہاں کئی دفعہ حاضر ہوتا رہا ہوں، جب پشاور میں ہوتا تھا تو اکثر وبیشتر آتے جاتے، ضرور حاضری دیتا رہتا تھا، لیکن جب میری ذمہ داریاں اسلام آباد تبدیل ہوئیں، تو بہت کم موقع ملتا رہا کئی دفعہ میرے بھائی مولانا حامد الحق مجھے دعوت دیتے رہے اور یاد بھی کراتے رہے لیکن مصروفیات کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکا، دو تین دن پہلے مولانا سمیع الحق صاحب نے اسلام آباد میں مجھے دعوت دی اور حکم کیا کہ اس بار آپ نے ضرور آنا ہے، تو الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور مولانا صاحب کی دعا سے مجھے حاضری کا موقع ملا یہ میری خوش قسمتی ہے بلکہ ہم سب کی خوش قسمتی ہے کہ آج ہم ایک ایسی درسگاہ میں جو کہ برصغیر کی ایک مایہ ناز درسگاہ ہے اور جس شخصیت سے یہ منسوب ہے یعنی حضرت مولانا عبدالحقؒ اکھٹے ہوئے ہیں، دارالعلوم دیوبند کے بعد میرے خیال میں یہ دارالعلوم دیوبند ثانی ہے، کیونکہ اسی درسگاہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ علم سے منور ہوکر پوری دنیا میں دین اسلام کی خدمت کررہے ہیں، آج یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہزاروں کی تعداد میں علماء یہاں سے دورہ حدیث پڑھ کر اس قابل ہوئے ہیں کہ ان شاء اللہ دنیا بھر میں اسلام کی ترویج اور خدمت کے لئے وہ اپنی خدمات سرانجام دیں گے، میں سب سے پہلے حضرت مہتمم صاحب اور تمام اساتذہ کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس محنت ولگن سے اس ادارے کی خدمت کی اور اسے اس مقام تک پہنچایا کہ آج برصغیر کے مسلمانوں کو اس پر فخر ہے، صوبہ بھر میں اس کی ایک امتیازی حیثیت ہے اس حوالے سے بجاطور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ سے اسلام کی وہ شمعیں جلائی جارہی ہیں جو دنیا کو روشن کررہی ہیں۔اس لئے سب سے بڑی بات تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس علم سے نوازا ہے، جس کے ذریعے پوری انسانیت کی رہنمائی کی جاسکتی ہے اور مدارس اسلام کے قلعے ہیں، اسلام کو تحفظ انہی سے مل رہا ہے، ہمارا کام ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے، اسلئے آپ کو ایک بار پھر مبارکباد دیتا ہوں۔

اس کے بعد جناب مولانا محمد سعید ہاشمی حقانی صاحب نے مہاجرین افغانستان کو درپیش مسائل کے حوالے سے قرارداد پیش کی، پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی رہنما اور تحریک دفاع حرمین کے امیر علی محمد ابوتراب صاحب نے فضلاء حقانیہ کو مبارکباد دی پھر صوبہ خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی کے اسپیکر جناب اسد قیصر

صاحب نے اپنے زرین خیالات کا اظہار کرنے کے بعد مولانا عرفان الحق حقانی صاحب نے شعبہ موتمر المصنفین کے قلمی شاہکاروں اور نئے شائع شدہ مطبوعات شیخ الحدیث قدس سرہ کے خطبات ''دعوات حق'' کی چار جلدوں میں جدید ایڈیشن ، ''دارالعلوم حقانیہ او ردِ قادیانیت'' اور ''فتاویٰ حقانیہ'' کے جدید اضافہ شدہ ایڈیشن کا تعارف کرایا۔

حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب نے امت کو درپیش مذہبی مسائل کے حوالے سے یہ قرارداد پیش کی۔

(۱) ہم شام میں ہزاروں مسلمانوں کی ظالمانہ قتل عام کی بھرپور مذمت کرتے ہیں

(۲) شام میں فوری طور پر جنگ بندی کا اعلان کیا جائے اور مسئلے کا مذاکراتی حل نکالا جائے۔

(۳) انسانی حقوق کی تنظیمیں اپنے دوغلے معیار کو ترک کرکے شام، فلسطین ،کشمیر اور افغانستان برما میں معصوم مسلمان بچوں اور عورتوں کے قتل عام کو روک دیں۔

(۴) حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ افغانستان کی آزادی کے لئے پاکستان نے تاریخی کردار ادا کیا ہے،افغانستان کے طالبان آزادی کی اس جدوجہد کو منزل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ پاکستان اپنی سابقہ پالیسی پر کاربندرہ کران کے بارہ میں بیرونی دباؤ کو نظرانداز کرتے ہوئے طالبان سے اپنے اعتماد کے رشتوں کو مجروح نہ کرے۔

(۵) یہ اجتماع پاکستان کے بارہ میں غیر اسلامی اقدامات اور بیرونی ایجنڈا پر اسے لبرل اور سیکولر جمہوریہ بنانے کے ارادوں کی شدید مذمت کرتا ہے ، اور لاکھوں کا یہ مجمع عہد کرتا ہے کہ اس ملک کے اسلامی تشخص کو ہر حال میں برقرار رکھا جائے گا۔

(۶) یہ عظیم اجتماع دینی مدارس کے بارہ میں حکمرانوں کی اسلام دشمن پالیسیوں اور علماء وطلبا مدارس کے پکڑ دھکڑ کی شدید مذمت کرتا ہے، مدارس امن وسلامتی کے گہوارے ہیں، مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔

(۸) یہ اجتماع سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس کے لئے اقدامات اٹھائیں،

(۹) یہ اجتماع شریعت کورٹ کے چیف جسٹس کی سود کے بارے میں ریمارکس کی شدید مذمت کرتا ہے

(۱۰) یہ اجتماع عہد کرتا ہے کہ دفاع حرمین شریفین کے لئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

آخری درس حدیث کے لئے شیخ عبدالحقؒ کے قافلہ حق کے سرخیل امام اہل حق حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو دعوت دی گئی ،آپ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر سیر حاصل بحث کی اور

فضلائے حقانیہ وعوام الناس کو مسلمان ہونے کے ناطے مختلف مسائل سے آگاہ کیا۔ درس حدیث ملاحظہ فرمائیں:

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب: آخری درس حدیث بخاری

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ،بعد الحمد والصلاۃ والتقدیم قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: کلمتان حبیبتان الی الرحمن، خفیفتان فی للسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللّٰہ وبحمده سبحان اللّٰہ العظیم

میرے قابل قدر مہمانان گرامی! مدرسہ کے اساتذہ کرام! وشیوخ الحدیث اور عزیز طلبہ!

میں تو ایک خادم ہوں اور اس قابل نہیں کہ یہ آخری حدیث میں پڑھاؤں لیکن شیوخ کا حکم ہے، اسلئے تقریباً تیس سال سے میں آخری حدیث پڑھا رہا ہوں، یہاں آئے ہوئے عوام وخواص سب حدیث سننے کیلئے آئے ہوئے ہیں، لہٰذا سب طلبا کے حکم میں آپ نے یہ جو سلوک اور راستہ طے کیا ہے علم ہی کیلئے ہے، اور حضورؐ کے ارشاد کے مصداق ہو:من سلك طریقا یلتمس فیه علما سهل اللّٰہ له طریقا للجنة

آپ سب کا آنا انتہائی مبارک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو جنت کی طرف رہنمائی کی اور طلباء حدیث میں شمار کیا، وہ طلبا جن کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں، چرند پرند ان کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، بہرحال اس ختم بخاری میں آپ کا شریک ہونا محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، کیونکہ بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ختم بخاری پر دعائیں قبول فرماتا ہے، اور آفتوں ومصیبتوں کو دفع کرتا ہے۔

شیخ اثیر الدین فرماتے ہیں کہ میرے شیخ واستاد نے سینکڑوں مرتبہ اس کا تجربہ کیا ہے کہ جب ملکوں یا اقوام پر دنیا کے نوازل وحوادث چھا گئے، تو ختم بخاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے رفع کیا، آج کا جو ختم بخاری ہے، یہ ایک ختم نہیں بلکہ یہ ڈیڑھ ہزار ختم ہیں، (بقدر فضلاء) اور یہ سعادت پورے شرق وغرب میں صرف آپ کو حاصل ہے، ایک ایک حدیث کے لئے صحابہؓ نے بڑے لمبے لمبے سفر طے کئے، ابوایوب انصاریؓ آپؐ کے میزبان ہیں اور مدینہ میں دس سال تک آپؐ سے حدیث سنتے رہے، لیکن ایک حدیث جو اس نے نبی علیہ السلام سے نہیں سنی تھی، اس کیلئے مصر تک کا رختِ سفر باندھتا ہے، لق ودق صحراؤں میں اونٹنی پر بیٹھ کر مہینوں سفر کرتا ہے، قاہرہ اور مصر کے لوگ استقبال کیلئے کھڑے ہوئے ہیں کہ میزبان رسول آ رہا ہے، اتنا لمبا سفر ایک حدیث واللّٰہ فی عون العبد مادام العبد فی عون أخیه، کے سند کی اتصال کیلئے کرتا ہے۔

امام بخاریؒ نے بخاری شریف کی ابتدا، نیت اور اختتام وزن کے حدیث سے کردی، اس لئے کہ نیت کے ذریعے وزن پیدا ہوتا ہے۔ امام بخاریؒ نے لاکھوں احادیث میں سے صرف نو ہزار احادیث کا انتخاب کیا، اور پھر ابتداء واختتام کے لئے مزید تخصیص کے ساتھ انتخاب کیا۔ حدیث لکھتے وقت غسل فرماتے

اور مقام ابراہیم پر دوگانہ ادا کرتے، اوراستخارہ فرماتے کہ یا اللہ اس حدیث کے لکھنے میں مجھے کامل رہنمائی عطا فرما۔ بہرحال آخرت میں نیت کا وزن ہوگا۔ جس طرح نیت اسی طرح اجر، کیونکہ إنما الأعمال بالنیات لہٰذا امام بخاری ثابت کرتا ہے کہ چاہے اعمال ہوں یا افعال ہوں،احساسات ہوں یا اقوال ہوں، سب کا وزن کیا جائے گا،اللہ تعالیٰ کو وہ سب معلوم ہے لیکن دنیا پر ظاہر کردے گا کہ ان کے کیا کیا اعمال تھے

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (یسین:٦٥)

سورہ رحمٰن کی دو آیتوں میں وزن کا چار بار ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وزن کی کیا اہمیت ہے۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ○ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ (الرحمن:۷-۹)

بہرکیف یہ دین اعتدال کا دین ہے اس میں افراط وتفریط معتبر نہیں، یہ عدل وانصاف کا دین ہے، جوظلم و جبر، افراط وتفریط اور دہشت گردی کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔قیصر وکسریٰ کے تاج وتخت کو اور فراعنہ کے حکومت وسلطنت کو ملیا میٹ کرنے کیلئے آیا ہے، اسی طرح تعلیم کا حامی اور جہالت کوختم کرنے کے لئے آیا ہے، اب اہل اسلام کو دہشت گردی کہنا حماقت ہے، بلکہ دہشت گردتو یہود ونصاریٰ ہیں، امریکہ اوراس کے حواری ہیں، ہم سراپا امن ہیں اور کفر کیلئے سراپا جہاد ہیں، لہٰذا افغانستان، کشمیر،فلسطین اور شام وغیرہ میں جو انسان نما درندے مسلمانوں کے خلاف برسر پیکار ہیں، ان کا مقابلہ کریں گے اور تا قیامت کریں گے۔

آخر میں آپ نے بخاری شریف کے آخری حدیث کا ترجمہ مع ملخص تشریح کے پیش کیا اور قافلہ حق کے نوجوانوں کو دعائیں دے دے کر الوداع کہا اور فرمایا کہ اے فضلائے کرام! آپ آج فارغ نہیں ہوئے بلکہ ذمہ دار بن گئے ہو اور آج سے ڈیوٹی پر مامور ہوگئے ہو۔اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

پیرطریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی

پیرعزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اے فضلائے کرام! جامعہ حقانیہ آپ کی مادر علمی ہے، اسے بھلانا نہیں، اس کے حوائج وضروریات بھی آپ کے سامنے ہیں، جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ کی تعمیر بھی ہورہی ہے، اور نیا دارالتدریس بھی بن رہا ہے، اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور اہل خیر کی توجہ اس طرف مبذول کرانا، یہ ادارہ مولانا عبدالحقؒ کا امت کو سپرد کردہ امانت ہے، اس کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے، اس کے بعد رقت آمیز دعا فرمائی اور مجلس اختتام پذیر ہوئی۔